127627 ـ وسوسہ کے ہوتے ہوئے یا نیت میں شک ہونے کی صورت میں طلاق کنایہ کا حکم

سوال

اگر میں طلاق کنایہ کے الفاظ بولوں اور شک ہو کہ آیا طلاق کی نیت تھی یا نہیں تو کیا حکم ہو گا ؟
مجھے بہت زیادہ نسیان اور وسوسہ کی بیماری ہے کیا میرا اپنے اقوال پر مؤاخذہ کیا جائیگا چاہے وہ نماز میں ہو یا طلاق کے متعلق یا پھر کسی دوسری عبادت میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

طلاق کے الفاظ کی دو قسمیں ہیں:

صریح الفاظ اور کنایہ کے الفاظ:

صریح الفاظ یہ ہیں جو طلاق اور اس سے مشتق ہوں، مثلا طالق و طلقتك یعنی طلاق والی ہو، یا میں نے تجھے طلاق دی.

اور کنایہ کے الفاظ یہ ہیں کہ: جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ، یا مجھے تمہاری ضرورت نہیں، یا اللہ نے تجھے مجھ سے راحت دی.

پہلی قسم (صریح) الفاظ کے بولنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے چاہے طلاق کی نیت نہ بھی کی ہو.

لیکن دوسری قسم (کناية) سے جمہور علماء احناف اور شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، یا پھر کوئی قرینہ اس پر دلالت کرتا ہو مثلا غصہ کی حالت یا جھگڑا یا پھر بیوی کی جانب سے طلاق طلب کرنا، اس صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہو، اور یہاں قریہ کو لینا حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (29 / 26).

اور جسے شك پيدا ہو جائے كہ آيا اس نے طلاق كى نيت كى تھى يا نہيں تو طلاق واقع نہيں ہوگى؛ كيونكہ اصل ميں عدم طلاق ہے.

دوم:

جو شخص اپنے اقوال يا اعتقاد ميں وسوسہ كى بيمارى كا شكار ہو تو طلاق وغيرہ ميں اس كا مؤاخذہ نہيں ہوگا، مثلا ايسا شخص جسے شك ہو كہ آيا اس نے اپنى بيوى كو طلاق دى ہے يا نہيں، يا پھر اس كا خيال ہو كہ اگر اس نے كوئى معين كلام كى يا كوئى معين چيز سوچى تو اس كى بيوى كو طلاق تو اس سے بيوى كو طلاق نہيں ہوگى.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (62839) اور سوال نمبر (83029) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .